جوزف شاخت کے ''نظریہ مشترک تعلق'' (Common Link Theory) تحقیقی مطالعہ

*ڈاکٹر احسان الرحمٰن غوری

Joseph schecht was a leading western scholar on Islamic Law. He has very famous books on his credit. His common Link Theory is remarkable and widely accepted theory among the western Islamists. Schacht argues in this theory that Muslim authorities deliberately invented and placed traditions ascribed to the Prophet of Islam for their own purposes. However, Schacht evolved this theory upon incomplete and biased studies of Islamic resources. This article submits certain factual examples which cut the base of his theory hence render it rather unacademic argumentantion attempt, special to western Islamists.

تعارف:

پروفیسر جوزف شاخت (Joseph Schacht) 15 مارچ 1902ء کو جرمنی میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق ایک مذہبی اور تعلیم یافتہ خاندان سے تھا۔ وہ ایک ربی (۱) سے بھی تعلیم حاصل کرتے رہے بعد ازاں انہوں نے جامعہ برسلاؤ (Breslau) اور جامعہ لیپزگ (Leipsig) میں تعلیم پائی۔ جامعہ آکسفورڈ (Oxford) سے 1947ء میں ایم اے اور 1952ء میں ڈی لٹ (D. Litt) کی ڈگری حاصل کی۔ 1932ء میں وہ Konigsberg یونیورسٹی میں چلے گئے۔ 1934ء میں جامعہ مصریہ منتقل ہوگئے۔ کئی اور یونیورسٹیوں سے بھی منسلک رہے۔ بہت سی علمی اور ادبی تنظیموں کے رکن رہے۔ معروف برطانوی نشریاتی ادارے B.B.C. سے بھی وابستہ رہے۔ یکم اگست 1969ء کو نیوجرسی (New Jersey) کے مقام پر وفات پائی۔ (۱۔الف)

جوزف شاخت کی تصانیف:

جوزف شاخت نے ''دائرہ معارف اسلامیہ'' "Encyclopedia of Islam" اور ''دائرہ معارف علوم اجتماعیہ'' "Encyclopedia of Social Sciences" میں اسلام کے بارے میں کئی

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مقالات تحریر کیے۔ علاوہ ازیں انہوں نے دنیا کے تقریباً تمام معروف علمی رسائل میں مضامین لکھے۔(۲) جو اسلامی اور مغربی دنیا میں یکساں توجہ سے پڑھے گئے۔ انہوں نے بہت سی کتب تصنیف کیں اور اسلامی تعلیمات کے ضمن میں کئی علوم پر کام کیا۔ جوزف شاخت کے تخصص کے بارے میں Layish لکھتا ہے:

> Although Schacht's works cover many aspects of islamic studeis, there is no doubt, however, that the most important contribution on the part of Schacht was in the field of Islamic Law and it remained one of his principal concerns to theend of his days." (۳)

بلاشبہ شاخت کا تحقیقی کام اسلامی تعلیمات کے کئی پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے مگر شاخت کا سب سے بڑا تحقیقی حصہ اسلامی قانون کے میدان میں ہے اور یہ اس کی زندگی کے آخری ایام تک اس کے نزدیک سب سے بڑا موضوع بھی رہا۔

جوزف شاخت وہ اسلامی قانون کو اسلام کے انتہائی اہم موضوعات میں سے خیال کرتے تھے۔ جیسا کہ مجید خدوری لکھتے ہیں۔

> He believed that Islamic Law will always remain one of the most important, if not the most important, subject of study for the students of Islam.(۴)

اسے یقین تھا کہ اسلامی قانون ہمیشہ تعلیمات اسلامیہ کے طلبہ کے لئے اگر اہم ترین نہیں تو اہم ترین مضامین میں سے ایک رہے گا۔

اسلامی قانون کے موضوع پر جوزف شاخت نے بہت سے مقالات کے ساتھ دو مستقل کتب بھی تحریر کیں جو ان کی اہم ترین کتب سمجھی جاتی ہیں۔ ان کی بدولت انہیں اسلامی قانون کے اصولوں کے بارے میں مستشرقین کا باوا آدم تصور کیا جاتا ہے۔ اسلامی قانون پر فلسفیانہ اور محققانہ بحثیں جس انداز میں شاخت نے کی ہیں اس طرح کسی اور مستشرق نے نہیں کیں۔(۵)

اسلامی قانون پر ان کی معروف ترین کتب کے نام یہ ہیں:

1. Ther Origins of Muhammadan Jurisprudence.
2. An Introduction to Islamic Law.

جوزف شاخت اور مقامِ حدیث

مستشرقین کے ہراول دستے میں سناوک ہورخرونیئے (Snouck Hurgronje) اور گولڈز

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یہر (Goldziher) نے حدیث کے مقام ومرتبہ اورتشریعی حیثیت کو چیلنج کیا ہے۔تاہم لیکن ان کے دلائل کا کھوکھلا پن امت مسلمہ کے جید علماء بالخصوص ''ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی'' نے حدیث کی تشریعی حیثیت پر اس حملے کا علمی وعقلی دفاع کرتے ہوئے ان کے موضوعی اعتراضات کے ناقص پن اور بے ربطی کو جلد ہی آشکار کردیا۔البتہ پروفیسر شاخت (Joseph Schacht) وہ مستشرق ہے جس نے نسبتاً زیادہ وسیع اور نیا نظریہ پیش کرنے میں کامیابی حاصل کی حدیث کے بارے میں شاخت کا بنیادی نقطۂ نظر یہ ہے کہ وہ بڑی حد تک دین کے بنیادی ڈھانچے سے خارج چیز ہے اور چند صدیوں بعد معرض وجود میں لائی گئی ہے۔

اپنی معروف کتاب "The Origins of Muhammadan Jurisprudence" میں لکھتے ہیں کہ پہلی صدی کے ایک بڑے حصہ میں اصطلاحی معنوں میں اسلامی فقہ کا وجود ہی نہ تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں موجود تھی۔اس وقت فقہ اور قانون کے نام سے جو کچھ رائج تھا وہ دین کے دائرہ سے باہر کی چیز تھی۔اس زمانہ میں جن باتوں میں مذہبی یا روحانی نقطۂ نظر سے قابل اعتراض پہلو نہیں ہوتے تھے۔ان کے بارے میں مسلمانوں میں لاپرواہی کا رجحان پایا جاتا تھا۔(٦) ایک جگہ لکھتے ہیں کہ کسی بھی فقہی حدیث کے بارے میں یہ کہنا بڑا دشوار ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کی نسبت صحیح ہے''(٧) شاخت احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو محدثین اور فقہاء کی باہمی کشمکش کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔محدثین کا بنیادی نقطۂ نظر یہ تھا کہ فقہ اور اصول فقہ پر منقول احادیث کو غالب رہنا چاہیے اسی مقصد کے پیش نظر محدثین نے احادیث کے نام سے تفصیلی بیانات وضع کرنا شروع کردیئے اور یہ دعویٰ کیا کہ یہ روایتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقاریر ہیں جو ان تک معتبر راویوں اور غیر منقطع اسناد کے ذریعے پہنچی ہیں۔اس طرح ہمارے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ فقہی احادیث میں سے کوئی حدیث صحیح اور معتبر ہے یا نہیں۔(٨)

شاخت کے بقول چونکہ ساری احادیث دوسری اور تیسری صدی ہجری میں وضع کی گئی ہیں اس لیے کتب احادیث میں جو سلسلہ سند ملتا ہے وہ بھی خودساختہ ہے۔اپنے آغاز کے بعد تیسری صدی ہجری کے نصف آخر میں اسناد اپنے بام عروج پر پہنچ گئی تھیں۔جو گروہ بھی اپنے خیالات کو پہلوں کی طرف منسوب کرنا چاہتا تھا وہ کچھ شخصیتوں کا انتخاب کرکے انہیں سند میں شامل کرلیتا تھا۔(٩) وہ مزید لکھتے ہیں کہ جو سند زیادہ صحیح اور مکمل ہو وہ اتنی ہی بعد میں وضع کردہ ہوگی۔

We can say that the most perfect and complete isnads are the latest.(١٠)

''ہم کہہ سکتے ہیں کہ سب سے بے عیب اور اور مکمل اسناد وہ ہیں جو سب سے آخر پر وقوع

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پزیر ہوئی ہیں۔''

شاخت کے اعتراضات کی بنیاد

شاخت کے بنیادی مقاصد میں سے ایک اہم مقصد مذکورہ صدر مفروضے کو ثابت کرنے کے لئے صدر اول سے مضبوط دلائل کی تلاش تھا۔ تاکہ وہ یہ ثابت کر سکے کہ فقہی عقائد کے ثبوت کے لئے روایات کے اختراع کا عمل ظہور میں آیا۔ اس تلاش نے اسناد پر اس کا اعتبار ساقط کر دیا اور اس نے اپنی اس بے اعتمادی کو چار بنیادی دلائل سے ثابت کرنا چاہا جو مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ دلیلِ سکوت (Argument-e-Silenteo):

جوزف شاخت کے بقول اسلامی تاریخ کے صدر اول میں فقہی مسئلے کے بیان میں کسی فقہی روایات عدم اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فقہی روایت اُس درپیش مسئلہ کے پیدائش کے وقت موجود ہی نہیں تھی۔ یعنی یہ روایت اگر اُس وقت موجود ہوتی تو مسلمان اہل علم اُس حدیث کو مسئلہ درپیش کے حل کے لیے بطور دلیل بیان ضرورت کرتے۔ اپنی کتاب میں اس دلیل متذکرہ درج ذیل الفاظ میں کرتا ہے۔ شاخت رقمطراز ہے:

> "The best way of proving that a tradition did not exist at a certain time is to show that it was not used as a legal argument in a discussion which would have made reference to it imperative if it had exited"(۱۱)

> ''کسی خاص وقت میں ایک روایت کی عدم موجودگی ثابت کرنے کا بہترین طریقہ یہ ظاہر کرنا ہے کہ اس کو کسی مبحث میں بطور قانونی دلیل استعمال نہیں کیا گیا کیونکہ اگر یہ موجود ہوتی تو اس کا حوالہ ضرور دیا جاتا۔''

شاخت نے حدیث کے مقام ومرتبے کو چیلنج کرتے ہوئے دوسری دلیل یہ پیش کی ہے کہ اسلامی عقائد پر مبنی متعدد احادیث کو دیگر مذاہب کے ساتھ مناظرانہ مکالموں کے دوران گھڑ کر دور نبوی اور عہد صحابہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور اس مقصد کے لیے ان اختراع شدہ اقوال کو حدیث کا درجہ دینے کے لیے بے قاعدہ اسناد وضع کی گئی اور سلسلہ روایت نبی کریمؐ تک پہنچایا۔ شاخت کے بقول:

2. Back word growth of the Isnad:(۱۲)

اس تھیوری میں شاخت نے یہ تصور پیش کیا ہے کہ عقائد بکثرت قرون اولیٰ کے لوگوں سے منسوب کیے گئے یعنی روایات پہلے تابعین سے منسوب کی گئیں پھر بتدریج صحابہ اکرام اور رسول اللہ ﷺ تک پہنچا دی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

گئیں۔وہ لکھتا ہے:

"In the course of polemical discussion,doctrines are frequently projected back to higher authorities: traditions from successors become traditions from companions and traditions from companions become traditions from the prophet." (۱۳)

''مناظرانہ مبحث کے دوران ہمیشہ نظریات اعلیٰ اتھارٹیز کی جانب منسوب کئے جاتے ہیں۔یعنی روایات تابعینؒ سے صحابہؓ اور صحابہؓ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کی جاتی ہیں۔''

اس ضمن میں اس بات کا تذکرہ بھی بہت ضروری ہے کہ اسلام کے تمام بنیادی عقائد قرآن کریم میں بیان کر دیے گئے۔احادیث مبارکہ انہی عقائد وعبادات کی تفہیم وتبیین میں معاون ومددگار رہے۔

۳۔فیملی اسناد(Family Isnad):

شاخت کا اہم اعتراض ایک ہی خاندان میں بیان کی گئی روایات پر ہے۔شاخت کے اس اصول کے تحت جو اسناد باپ، دادا کے واسطے سے مروی ہیں یا غلام وآقا کے تعلق سے بیان ہوئی ہیں وہ بھی وضع کی گئی ہیں۔

"There are numerous traditions which claim an additional guarantee of soundness by representing themselves as transmitted amongest members of one family, for instance from father to son (and grandson), from aunt to nephew,or from master to freedman, whenever we come to analyse them, we find these family traditions spurious and we are justified in considering the existence of a family isnad not an indication of authenticity but only a device for securing its (۱۴)appearance."

''متعدد روایات ایسی ہیں جو اپنی ثقاہت کے حوالے سے ایک اضافی ضمانت کا تقاضا کرتی ہیں کہ وہ ایک ہی خاندان کے ارکان کے اندر روایت ہوئی۔جیسا کہ باپ سے بیٹے (اور پوتے) کو یا خالہ سے بھانجے یا آقا سے آزاد کردہ غلام کی جانب۔ان (روایات) کا جائزہ لینے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ مذکورہ روایات ضعیف ہیں۔اور ہم حق بجانب ہیں کہ فیملی اسناد کی موجودگی کو استناد کی دلیل کے طور پر لینے کے بجائے اپنے وجود کو ثابت کرنے کے لیے ایک حربہ تصور کریں۔

مندرجہ بالا نظریات کا تنقیدی جائزہ ہمارے اس مضمون کا موضوع نہیں ہے لہذا ڈاکٹر ظفر اسحاق

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

انصاری کی ایک بات پر اکتفاء کرتے ہوئے ہم اپنے اصل موضوع پر تفصیلی بحث کریں گے۔ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

"Even a casual reading of the 'Origins' makes it evident that Schacht's "methodical rule" and his line of argumentation are highly sweeping."(۱۵)

''(شاخت کی کتاب) Origins کا سرسری مطالعہ اس بات کو بخوبی عیاں کر دیتا ہے کہ شاخت کا طریق کار اور دلائل دینے کا طرز دونوں نہایت عامیانہ ہیں۔''

۴۔نظریہ مشترک تعلق(Common Link Theory):۔

جوزف شاخت کا وضع کردہ ''نظریہ مشترک تعلق''(Common Link Theory) جدید مغربی علمی دنیا میں کافی مقبول ہوا ہے اور ذخیرہ حدیث کی استنادی حیثیت کو مشکوک بنانے میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ جب کسی روایت کی مختلف اسناد ایک مشترک راوی پر جا کر ملتی ہوں تو اسے پروفیسر شاخت اور اس کے متبعین 'مشترک تعلق'(Common Link) کا نام دیتے ہیں۔اور اس کا مخفف C.L انہوں نے اپنی تحاریر بطور خاص ''The Origins of Muhammadan Jurisprudence'' میں کئی جگہ استعمال کیا ہے۔اس تھیوری کی رو سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ مشترک راوی (جس سے آگے کئی اسناد نکلتی ہوں) ہی اصل میں کسی روایت کو وضع کرنے کا ذمہ دار ہے اور اس جعل سازی سے بڑے بڑے فقہاء اور محدثین بھی مبرا نہیں ہیں۔جنھوں نے قصداً اپنے فقہی مسالک کی تائید میں احادیث گھڑ کر منظم انداز میں آگے پھیلائیں۔

پروفیسر جوزف شاخت اور ان کے ہم نواؤں کے نزدیک ایسا بھی ممکن ہے کہ بعد میں آنے والے رواۃ نے اپنے سے پہلے گزرے ہوئے کسی راوی کا نام استعمال کیا ہو۔مشترک تعلق کی پہچان کا انہوں نے یہ خودساختہ طریقہ وضع کیا ہے کہ جب کئی راوی کسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے کسی خاص معروف شخصیت کی طرف نسبت کریں تو ایسی حدیث من گھڑت ہوگی اور اس راوی کو جس کی طرف تمام یا اکثر اسناد پلٹ رہی ہوں مشترک تعلق کہیں گے۔پروفیسر شاخت کے نزدیک مشترک تعلق کی مدد سے ہم کسی بھی حدیث کے وضع کا زمانہ بھی معلوم کر سکتے ہیں۔نیز یہ C.L ہی ہے جو سند گھڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا ہے۔اس میں وہ عام طور پر ایک ہی خاندان کے افراد یا غلام و آقا وغیرہ کے واسطے سے روایت بیان کرتا ہے تاکہ اس کی سند کو مضبوط اور صحیح ثابت کر سکے۔

اس نقطے کو بنیاد بنا کر شاخت اور اس کے ساتھی تمام ذخیرہ حدیث کو مشکوک اور اس میں سے اکثر کو

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

موضوع ثابت کرنا چاہتے ہیں۔شاخت اسے یوں بیان کرتا ہے جیسے یہ اس دور میں وباء کی طرح پھیلا ہوا تھا اور ہر دوسرا آدمی اس میں ملوث تھا، محدثین نے جان بوجھ کر اپنے مقاصد کے حصول کے لیے روایات وضع کر کے پھیلائیں، نیز یہ کوشش بھی کی گئی کہ محتاط انداز میں ان روایات کی قابل اعتماد متصل اسناد بھی وضع کی جائیں۔اس لیے موجودہ ذخیرۂ حدیث میں اول تو صحیح احادیث موجود ہی نہیں ہیں، اگر ہوں بھی تو وہ ضعیف کے ساتھ اس طرح مل چکی ہیں کہ ان کی پہچان ناممکن ہے۔

مندرجہ بالا نظریات کے دلائل کی شہادت کے طور پر شاخت نے Common Link کا نظریہ پیش کیا جو ہمارے اس مضمون کا اصل موضوع بحث ہے ذیل میں اس کا مفصل جائزہ لیا گیا ہے۔شاخت Common Link Theory کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

"These results regarding the growth of isnads enable us to envisage the case in which tradition was put in to circulation by a traditionist whome we may call N.N. or by a person who used his name at a certain time the traditon would normally be taken over by one or several transmitters and the lower, real part if the isnad would branch out in to several strands. The original promoter N.N. would have provided his tradition with an isnad reaching back to an authority such as a companion or the prophet and this higher, fictitious part of the isnad would often acquire additional branches by the creation of improvements which would take their place beside the original chain of transmitters or by the process which we have described as spread of isnads. But N.N. would remain the (Lowest) common link in the several strands of the isnad (or at least in most of them, allowing for his being passed by and eliminated in additional strands of isnad which might have been introduced later). Whether this happened to the lower or to the higher part of the isnad or to both, the existence of a significant common link (N.N.) in all or most isnads of a given tradition would be a strong indication in favour of its having originated in the time of N.N. The same conclusion would have to be drawn when the isnads of different, but closely connected traditions showed a common link,,(16)

''اسناد کی نمو کے متعلق یہ نتائج ہمیں اس بات پر غور کرنے کے قابل بناتے ہیں کہ کسی روایت کو راوی کس طرح رواج دیتا تھا، اس کو ہم N.N بھی کہہ سکتے ہیں۔یا وہ کسی شخص کی طرف منسوب کردی جاتی جو اپنا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نام استعمال کرتا تھا۔اور ایسا بھی ہوتا کہ وہ کسی ایک راوی کی طرف منسوب ہوتی یا اس کا کچھ حصہ پوری سند کو کسی اور سلسلۂ روایت کے ساتھ ملا دیتا تھا۔اصلی پرموٹر (N.N) اپنی روایت کو سند کے ساتھ پیش کرتا ہو گا جسے وہ یا تو صحابی یا سے یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاتا ہوگا اور اسناد کا یہ اعلی من گھڑت حصہ اضافی شاخوں (سلسلہ ہائے روایت) میں اپنی بناوٹی حیثیتوں اصلی سلسلہء روایات میں جگہ پالیتا ہوگا۔اس عمل کو ہم نے سلسلہء اسناد کے پھیلاؤ کے طور پر بیان کیا ہے لیکن N.N اسناد کی کئی شاخوں میں کمزور ترین مشترک تعلق رہا ہوگا (یا کم از کم ان میں سے اکثر میں، ختم ہوگئے ہوں گے اور اسناد کی اضافی شاخوں میں حذف کر دیے گئے ہوں گے جو ممکن ہے بعد کے ادوار میں وقوع پزیر ہوئے ہوں گے) یہ معاملہ کسی سند کی ابتداء یا اس کے آخری حصہ یا دونوں کے ساتھ ہوا، دی گئی روایت کی تمام یا اکثر اسناد میں خاص مزترک تعلق کی موجودگی اس کے NN کے دور میں وضع کے حق میں مضبوط دلیل ہوگی۔جب مختلف لیکن آپس میں ملی ہوئی روایات میں مشترک تعلق ہوگا تو بھی ایسا ہی نتیجہ نکالنا پڑے گا۔''

Common Link Theory شاخت کے بقول یہ معلوم کرنے میں بھی مدد دیتی ہے کہ کوئی روایت کب وضع کی گئی۔

> "The existence of common transmitters enables us to assign a firm date to many traditions and to the doctrines represented by them. This consideration which takes in to account the fictitious character of the higher parts of the isnads must replace the uncritical acceptance at their face value of isnads as for back as the time of the companions. We must, of course, always reckon with the possibility that the name of a common transmitter was used by other, anonymous persons, so that its occurrence gives only a terminus a que. This applies particularly to the period of the successors." (۱۷)

''مشترک راویوں کی موجودگی ہمیں اس قابل بناتی ہے کہ ہم بہت سی روایات کو کوئی مستقل تاریخ دے سکیں اور ان نظریات کا کوئی دور طے کر سکیں جو ان میں بیان ہوئے ہیں۔ہمیں اس بات کے امکان کو بھی ضرور ذہن میں رکھنا چاہیے کہ مشترک راوی کا نام دوسرے گمنام اشخاص بھی استعمال کر سکتے ہیں، تا کہ اس کی موجودگی سے یہ نقطہ آغاز معلوم ہو۔یہ بات خاص طور پر تابعین کے دور پر لاگو ہوتی ہے۔''

پروفیسر شاحت اکثر نامور راویان حدیث کو '' Common Link'' کے طور پر پیش کرتا ہے جن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں عبداللہ بن دینار، اعمش ،عمرو بن دینار،عمرو بن یحییٰ، حجاج بن ارطاۃ،حسن بن عمارہ، ابا بن عیینہ، ابراہیم بن سعد، معتمر بن سلیمان، سعد بن اسحاق، شعبہ، زید بن اسلم، شعبی اور زہری وغیرہ شامل ہیں۔(۱۸)

۴۔ Common Link Theory اور محدثین:

''نظریہ مشترک تعلق''، جوزف شاخت یا مستشرقین کی حدیث پر غیر معمولی تحقیق کے نتیجے میں تخلیق نہیں ہوا اور نہ ہی ان سے پہلے یہ تصور محدثین کی نظروں سے پوشیدہ رہ گیا تھا۔ بلکہ محدثین، مستشرقین کے ادھر متوجہ ہونے سے بہت عرصہ قبل ''Common Link'' کے مسئلے کا تدارک کر چکے تھے۔ نیز انہوں نے اس کی اہمیت پر گفتگو بھی کی ہے۔ جیسا کہ مصطلحات الحدیث کی کتب اس پر شاہد ہیں۔ علمائے حدیث کے ہاں اس مفہوم کو ادا کرنے کے لیے تفرد کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ تاہم شاختین اور محدثین کے درمیان Common Link کے تصور کے بارے میں بالکل مختلف آرا ہیں۔ محدثین اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ Common Link بہت سی ضعیف احادیث کے وضع کی بنیادی وجہ ہے جو کمزور راویوں نے پھیلائی ہیں۔ لیکن ان کا دعویٰ ہے کہ کمزور راویوں کی پھیلائی ہوئی ضعیف روایات کو چھانٹ کر صحیح سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح Common Link کا مسئلہ محدثین بہت عرصہ قبل حل کر چکے تھے۔ جبکہ شاخت اور اس کے نظریے سے متاثرین اس بات پر مصر ہیں کہ Common Link تمام احادیث پر اثر انداز ہوئے ہیں اور یہ کہ وضع حدیث کے اس فعل میں مشہور فقہاء اور محدثین بھی شامل ہیں جنہوں نے عمداً ایسی روایات گھڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی طرف منسوب کیں جن سے ان کے فقہی موقف کی تائید ہوتی تھی۔ اس اعتبار سے شاختین اور محدثین ایک دوسرے کے بالکل مخالف سمت میں کھڑے ہیں۔

تفرد کی اصطلاح جو محدثین نے Common Link کے معنی میں استعمال کی ہے۔ شاید یہ مصطلحات حدیث میں سے پیچیدہ ترین اصطلاح ہے۔ پروفیسر شاخت نے Common Link کا نظریہ قائم کرتے ہوئے فرد کی مختلف امتیازی اقسام کو ملا کر ایک ہی قسم کے طور پر پیش کیا ہے۔ شاخت اپنے تفرد کے تصور میں فرد مطلق، فرد نسبی اور ان کی مزید مختلف اقسام کو ایک ہی قسم کے طور پر پیش کرتا ہے۔ نیز وہ غلط طور پر یہ بھی باور کرواتا ہے کہ فرد کی تمام اقسام محدثین کے ہاں برابر مستند سمجھی جاتی ہیں۔

۵۔ تفرد کا مفہوم:۔

محدثین کے ہاں مستعمل اصطلاح ''تفرد'' بہت وسیع مفہوم کی حامل ہے جس میں فرد،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

غریب، منکر، مدرج، زیادۃ الثقہ اور شاذ وغیرہ شامل ہیں۔جیسا کہ دکتور عبدالجواد حمام لکھتے ہیں:

''اذا التفرد لیس ھو الحدیث الفرد فقط بل ھو اعمل و اشمل و الحدیث الفرد جزء فی اجزاء ہ واحد مکوناتہ فیھما عموم وخصوص مطلق.''(۱۹)

جہاں تک فرد حدیث کا تعلق ہے اس کی وضاحت مندرجہ ذیل خاکہ میں کی گئی ہے۔

☆ فرد کی دو بنیادی اقسام ہیں۔پہلی قسم میں صحابی منفرد ہوتا ہے۔جبکہ دوسری قسم میں صحابی کے بعد کوئی راوی منفرد ہوتا ہے۔صحابی اگر منفرد ہو تو اسے تو شاخت Common Link میں شمار نہیں کرتا جیسا کہ وہ لکھتا ہے:

"The Tradition would be authentic if it reaches back to prophet or one of his companions."(۲۰)

''روایت اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا ان کے صحابہ میں سے کسی ایک تک پہنچے تو مستند ہوگی۔''

☆ فرد کی دوسری قسم میں صحابی کے بعد کوئی راوی منفرد ہوتا ہے۔اس کی مزید دو اقسام ہیں۔

ا......پہلی قسم میں وہ حدیث ہے جس کے مخالف حدیث ہو سکتی ہے۔(۲۱)

یہ قسم مزید دو شاخوں میں منقسم ہے۔(۲۲)

(الف) شاذ: اگر کوئی راوی اپنے ہم مرتبہ یا اپنے سے ثقہ 3 راویوں کی مخالفت میں روایت کرے تو اس کی روایت شاذ کہلائے گی۔(۲۳)

یہ ضعیف ہے اور نا قابل قبول ہے۔(۲۴) اگر مخالف اسناد برابر ہوں تو حدیث مضطرب ہوگی۔(۲۵) یہ بھی ضعیف کی ہی ایک قسم ہے۔

(ب) منکر: جس راوی سے بکثرت غلطی یا نسیان سرزد ہو اس راوی کی حدیث کو منکر کہتے ہیں۔

☆ فرد بلحاظ راوی کی دوسری قسم وہ حدیث ہے جس کے مخالف حدیث نہ ہو۔اس کی مزید دو اقسام ہیں۔　ا۔فرد مطلق　　ب۔فرد نسبی(۲۶)

(الف) فرد مطلق: جس کا راوی منفرد ہو اور متابع یا شاہد نہ ہو۔(۲۷) یہ ضعیف ہوتی ہے۔

(ب) فرد نسبی: محدثین نے اسے تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

ا۔جسے کسی خاص شہر یا علاقے کے راویوں نے بیان کیا ہو۔(۲۸)

۲۔کسی امام سے اس کے صرف ایک شاگرد نے روایت کی ہو۔(۲۹)

۳۔کسی خاص علاقے یا شہر سے دوسرے علاقے والے روایت کریں۔(۳۰)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ان تینوں اقسام کی احادیث صحیح ہوسکتی ہیں۔

تفرد کی مندرجہ بالا توضیح سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ پروفیسر شاخت کو Common Link Theory پیش کرتے ہوئے محدثین کی اصطلاح تفرد کو سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ وہ تمام غیر متواتر احادیث کو فرد کی ایک قسم کے طور پر پیش کرتا ہے۔ حالانکہ شاخت کی Common Link کے معنی میں محدثین کے ہاں مستعمل اصطلاح صرف فرد مطلق ہے اور ایسی روایات شاذ و نادر ہی ہیں۔

جوزف شاخت کے وضع کردہ نظریہ کے نقائص:۔

i۔ غیر متعلقہ ماخذ کا استعمال:

شاخت کے غیر معقول نظریہ کی کئی وجوہات میں سے ایک وجہ اصل آ خذ تک بہت کم رسائی اور اُن کی عدم تفہیم ہے۔ ان کے ماخذ ناکافی ہیں۔ اس پر کولسن (Coulson) نے بھی روشنی ڈالی ہے کہ شاخت نے صرف امام شافعی کی کتب پر زیادہ انحصار کیا ہے۔ (۳۱) جب کسی موضوع پر اتنے زیادہ ماخذ موجود ہوں تو صرف ایک ماخذ پر انحصار کئی مسائل پیدا کرتا ہے۔ Scholer نے بھی اس حوالے سے شاخت پر تنقید کی ہے۔ (۳۲) پروفیسر شاخت کے اس کمزور پہلو کو عتر نے ''منہج النقد'' (۳۳) میں اور الزہرانی نے ''موافق اھل الاھوا'' میں ذکر کیا ہے۔ (۳۴) محمد بہاؤالدین نے بھی اپنی مشہور کتاب ''المستشر قین والحدیث'' میں نتیجہ اخذ کیا ہے کہ جوزف شاخت کے غلط نتائج اخذ کرنے کی بنیادی وجہ غیر متعلقہ آخذ ہیں۔ (۳۵) فقہ کی امہات کتب تسلیم کی جانے والی کتب کو جوزف شاخت نے ذخیرہ حدیث پر اعتراض کے لیے چنا ہے۔ بعینہ الرسالۃ اور الموطا۔ اپنے نظریہ کو ثابت کرنے میں شاخت نے اسلام کے مصدر اول قرآن مجید سے بھی اعتنا نہیں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ قرآن مجید کی پیش کردہ حقیقتوں سے لاعلم رہے۔ (۳۶) اگر کہیں حدیث سے حوالے دے تو ضعیف ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ پروفیسر شاخت کے متبع H.A. Jnynboll تو موضوعات ابن الجوزی اور اسی قبیل کی کتب بھی بطور حوالہ استعمال کرتے ہیں۔ (۳۷)

ii۔ مخصوص حقائق و واقعات سے عمومی قواعد کا استنباط:۔

شاخت کے طریقہ کار میں ایک نقص یہ بھی پایا جاتا ہے کہ وہ کسی مخصوص واقعہ سے عمومی اصول اخذ کرتا ہے جو عام طور پر غلط ہوتے ہیں۔ Harald Motzki نے بھی اس حوالے سے شاخت پر نقد کیا ہے۔ اس غلطی کی ایک مثال شاخت کا یہ استنتاج بھی ہے کہ احادیث دوسری صدی ہجری یا بعد کی پیدا وار

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہیں۔(۳۸) شاخت کا یہ خیال کہ کسی روایت کا مختصر بیان عام طور پر پرانا ہوتا ہے جبکہ جو زیادہ وضاحت سے ہو وہ بعد کا ہوتا ہے۔ Harald Motzki اسے غلط قرار دیتے ہیں۔(۳۹) وہ ابن ابی الحقیق کے واقعہ پر تفصیلی بحث کے بعد لکھتے ہیں:

> "This leaves us with the thorny question as to which of the two versions is more original, the longer one preserved by Al Waqidi or Al Zuhri's shorter one? As said above following the ideas of J. Schacht there is a tendency in Western Hadith Scholarship to regard the shorter traditions as being the older ones. In my view there is no plausibble reason why such a generalization should be accepted. Detailed narratives may be as old as shorter ones and after the later one obviously(۴۰) abbreviations of the former."

''یہ ہمیں ایک چبھتے ہوئے سوال کی نظر کر دیتا ہے کہ دونوں میں سے کس کی روایت زیادہ اصلی ہے، الواقدی کی بیان کردہ لمبی روایت یا الزہری کی مختصر، جیسا کہ اوپر شاخت کے خیالات کے تحت مذکور ہے یہ رجحان مغربی فاضلین حدیث کے ہاں پایا جاتا ہے کہ وہ مختصر روایات کو قدیم خیال کرتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ قابل تحسین بات نہیں جس وجہ سے اس عمومی اصول کو قبول کیا جائے۔ تفصیلی روایات بھی اتنی ہی قدیم ہوسکتی ہیں جتنی کہ مختصر اور ممکن ہے کہ آخر الذکر اول الذکر کا ہی اختصار ہوں۔''

۶۔نظریہ مشترک تعلق کی مثالوں کا تنقیدی جائزہ:۔

جوزف شاخت نے اپنے نظریہ مشترک تعلق (Common Link Theory) کے ثبوت میں دو احادیث پیش کی ہیں۔ ذیل میں ان کا جائزہ لیا جائے گا۔

ا۔ ولاء کی فروخت سے متعلق حدیث میں پروفیسر شاخت عبداللہ بن دینارؒ کو Common Link کہتے ہیں۔(۴۱) 8 راویوں نے اسے ابن دینار سے روایت کیا ہے۔ جبکہ عبداللہ بن دینارؒ اسے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرنے میں تنہا ہیں اسی طرح ابن عمرؓ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے میں اکیلے راوی ہیں۔ شاخت کی تھیوری کے مطابق عبداللہ بن دینار جو C.L ہیں انہوں نے یہ روایت 8 راویوں تک پھیلائی۔ وہ راوی یہ ہیں۔ شعبہؒ(۴۲)، سفیانؒ(۴۳)، اسماعیلؒ(۴۴)، ابن عیینہؒ(۴۵)، مالکؒ(۴۶)، سلیمانؒ(۴۷) عبداللہؒ(۴۸)، الضحاکؒ(۴۹)۔

حالانکہ اصل صورت حال مکمل طور پر شاخت کی پیش کردہ صورت حال کے خلاف ہے عبداللہ بن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دینار،عبداللہ بن عمر سے روایت کرنے میں اکیلے نہیں ہیں۔ بلکہ نافع عن ابن عمرؓ، ابن ماجہ وابوعوانہ میں روایت موجود ہے۔مزید برآں یہ روایت ابن دینارؒ سے 8 راویوں نے نہیں، جیسے شاخت بیان کرتا ہے بلکہ 35 راویوں نے بیان کی ہے۔(۵۰) عبداللہ بن عمرؓ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے میں تنہا نہیں بلکہ عثمان بن عفانؓ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔(۵۱) اس طبقے میں دیگر راویوں کی موجودگی شاخت کے من گھڑت اصول کے کھوکھلے پن کی واضح شہادت ہے۔

۲۔ دوسری مثال جو پروفیسر شاخت نے اپنے نظریہ کے ثبوت میں پیش کی ہے وہ حدیث بریرہ کی ہے۔اسے 6 راویوں، مالکؒ، وہیبؒ، وکیعؒ، حمادؒ، جریرؒ اور عبداللہ بن عمرؒ سب نے ہشامؒ سے روایت کیا ہے جو اسے اپنے والد عروہؒ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ پروفیسر شاخت کا دعویٰ ہے کہ اس حدیث میں ہشام Common Link ہے اور اس لیے اس حدیث کا واضع ہے۔(۵۲)

اس حدیث کا متن صحیح بخاری (۵۳)، صحیح مسلم (۵۴) اور ابوداؤد (۵۵) میں موجود ہے۔ جب ہم اس روایت کی تحقیق کرتے ہیں تو ہم پر یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ ہشامؒ اسے اپنے باپ عروہؒ سے روایت کرنے میں اکیلے نہیں ہیں۔ بلکہ یہی روایت یزید بن رومان (۵۶) اور محمد بن مسلمؒ (۵۷) نے بھی عروہ سے روایت کی ہے مزید برآں عروہؒ بھی اسے عائشہؓ سے روایت کرنے میں منفرد نہیں بلکہ یہ حدیث عمروؒ (۵۸) الاسود بن یزیدؒ، (۵۹) عبداللہ بن عمرؓ (۶۰)، قاسم بن محمد بن ابوبکرؒ (۶۱) اور ابن ام ایمنؒ (۶۲) نے بھی روایت کی ہے حتی کہ عائشہؓ بھی اسے رسول اللہؐ سے روایت کرنے میں تنہا نہیں ہیں بلکہ عمرو بن العاصؓ (۶۳) نے بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ عیاں ہے کہ پروفیسر شاخت نے مشترک راویان حدیث پر اپنی Common Link Theory سے وضع حدیث میں ملوث ہونے کا جو الزام عائد کیا ہے اس کی تحقیقی طور پر کوئی ٹھوس بنیاد نہیں ہے اور یہ سراسر الزام ہے۔محمد مصطفیٰ اعظمی، شاخت کی Common Link Theory پر نقد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "To take a modern example of where Schacht's approach would lead followed through rigorously a news reporter who gather information from many sources and publishes his findings in a newspaper would be considered to have fabricated the news items because thousands of readers would be able to refer only to him as their source."(۶۴)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''شاخت کی بے رحمانہ اپچ جس طرف لے جاتی ہے اس کی جدید مثال ایک نیوز رپورٹر کی ہے جو کئی ذرائع سے معلومات اکٹھی کرتا ہے اور اپنی معروضات کو ایک اخبار میں شائع کر دیتا ہے، سمجھا جائے گا کہ اس نے خبریں وضع کی ہیں کیونکہ ہزاروں قارئین اپنے ماخذ کے طور پر اس کا حوالہ دے سکیں گے۔''

۷۔متاثرین شاخت:۔

Common Link Theory کئی مغربی سکالرز نے قبول کی ہے تاہم کئی پہلوؤں سے ان میں اختلافات بھی ہیں۔ Cook اور Juynboll کی تحاریر میں بھی یہ نظر آتی ہے۔ Cook نے اسے اسلامی فقہ کے علاوہ کئی دوسرے اسلامی علوم میں بھی استعمال کیا ہے(۶۵) نیز اس نے تجویز دی ہے کہ ایسی تھیوریز کا گہرائی سے مطالعہ کیا جانا چاہیے۔قبل ازیں Robson نے بھی ایسی ہی بات پیش کی تھی(۶۶)۔ Juynboll نے Common Link Theory کے نظریے کو وسعت دے کر شاخت کے اس کھوکھلے نظریے کو مزید پروان چڑھانے کی کوشش کی ہے۔(۶۷) Harald Motzki نے بھی Common Link تھیوری اپنائی ہے۔لیکن شاخت سے مختلف انداز میں لاگو کی ہے(۶۸)۔اس کے علاوہ شاخت کے نظریات سے متاثر ہونے والوں میں سے نمایاں نام یہ ہیں:

Bram, S.G. Vesey, Fitzgerald, Jeanette Wakin, M.J. Kister, Mitter, Aharon, Layish.

نیز فیضی، فضل الرحمان اور نیازی جیسے کئی مسلمان علماء بھی شاخت کے نظریات سے متاثر ہیں۔

۸۔شاخت کے نقاد:۔

شاخت کے نظریات کے متاثرین کی طرح ان کے مخالفین کی بھی ایک لمبی فہرست ہے جنہوں نے ان کے افکار و آراء پر شدید تنقید کرتے ہوئے انہیں غلط قرار دیا ہے۔ان میں سے

H.A.R.Gibb(69), Montgomery Watt(70),Fuat Sezgin(71), Nabia Abbott(72),Alfred Guillaume(73), Rubin(74), Noel Coulson(75)

اور محمد مصطفیٰ اعظمی، (۷۶) مصطفیٰ السباعی، (۷۷) نور الدین عتر، (۷۸) عصام البشیر (۷۹) اور ظفر اسحاق انصاری (۸۰) کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حوالہ جات وحواشی

۱۔ ربّی Rabbi یہودی علما کا لقب ہے۔ بالخصوص یہودی قانون کے عالم کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔الف۔ جوزف شاخت کے تفصیلی حالات جاننے کے لیے دیکھیے۔

صباح الدین ،عبدالرحمن ،سید،اسلام اور مستشرقین،جلد دوم،دارالمصنفین شبلی اکیڈمی ،اعظم گڑھ ،ہند، 2012ء

Wakin,Jeanette,Remembering Joseph Schacht,(1902-1969),Harward College,U.S.A.

۲۔ Robert,Brunschvig,Joseph Schacht(1902-1969) Studia Islamic,p31,1970.

۳۔ Layish,Aharon,Notes on Joseph Schacht,s contribution to the study of Islamic Law,British society for middle Eastern studies,Bulletin,p132,1982.

۴۔ Khadduri,Majid,Marriage in Islamic Law:The modernist view points,The American journal of Islamic Law,p26,1978.

۵۔ اسلام اور مستشرقین، جلد دوم، ص ۱۸۱، ۱۸۲

۶۔ Schacht,Joseph,The Origins of Muhammadan Jurisprudence,p123,Oxford University press,London.

۷۔ Schacht Joseph,Introduction to Islamic Law,p34

۸۔ Ibid p35,36

۹۔ The Origins of Muhammadan Jurisprudence p163.

۱۰۔ Ibid p164.

۱۱۔ The Origins of Muhammadan Jurisprudence p142.

۱۲۔ یہ تھیوری اس سے قبل گولڈزیہر بھی پیش کر چکا تھا۔

۱۳۔ The Origins of Muhammadan Jurisprudence p156.

۱۴۔ Ibid 170.

۱۵۔ Ansari,Zafar Ishaq,The Authenticity of Traditions,Hamdard Islamics, 7 No 2,p56.1984.

۱۶۔ The Origins of Muhammadan Jurisprudence p171-172

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۷۔Ibid p175.

۱۸۔Ibid p174.

۱۹۔ حمام، عبدالجواد، دکتور، التفرد فی روایۃ الحدیث ومنہج المحدثین فی قبولہ اوردہ، ص۲۱۶، دارالنوادر، ۲۰۰۸۔

۲۰۔ یہ بات شاخت نے چوتھے مقدمے میں بیان کی ہے۔

۲۱۔العراقی، عبدالرحیم، التقیید والایضاح، ص104، دارالفکر، بیروت، 1981ء

۲۲۔العراقی، عبدالرحیم، فتح المغیث، ص96، مجموعہ الکتب الثقافیۃ، بیروت، 1995ء۔

۲۳۔الحاکم، ابوعبداللہ، معرفۃ علوم الحدیث، ص119، المکتبۃ التجاری، بیروت، 1977ء۔

۲۴۔ابن حجر، عسقلانی، تہذیب التہذیب، 235/1، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد، 1907ء۔

۲۵۔ابن رجب، عبدالرحمٰن، شرح علل الترمذی، احیاء التراث، بغداد، 1976ء۔

۲۶۔العراقی، التقیید والایضاح، ص115

۲۷۔النووی، یحییٰ، التقریب، ص34؛ دارالجنان، بیروت، 1986ء۔

۲۸۔الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص96

۲۹۔الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص100

۳۰۔الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص100

۳۱۔ Noel J. Coulson, "European criticism of Hadith literature" P.318, Cambridge University Press, 1983.

۳۲۔ Schoeler George, Musa B. Uqba Maghazi P.90, Studies and Texts, V. 32. Boston, 2000

۳۳۔عتر، منہج النقد، ص466

۳۴۔الزہرانی محمود، موافق اہل الاھواء، ص49، مکتبہ الصدیق، طائف، 1991ء۔

۳۵۔بہاء الدین، محمد، المستشرقون والحدیث، ص102، دارالنافع، عمان، 1999ء۔

۳۶۔ اصلاحی، ضیا الدین (مرتب)، اسلام اور مستشرقین، 86/6، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، ہند، 2012ء۔

۳۷۔Aazmi M. Mustafa, On the Origins of Muhammadan Jurisprudence, P. 174, Sohail academy Lahore, 2004.

۳۸۔Motzki Harald, the collection of the Quran P. 10 Drr Islam No.1, 2001

۳۹۔Motzki Harald, the murder of Ibn-Abi-Al-Huqayq, P.188

۴۰۔Ibid, 220

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۱۔Schaht Joseph,The Origins of Muhammadan Jurisprudence,P.173

۴۲۔بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،(حدیث نمبر 2535)،دارالقلم، بیروت،1987ء۔

۴۳۔بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،(حدیث نمبر 6756)،دارالقلم، بیروت،1987ء۔

۴۴۔نیشاپوری،مسلم بن حجاج،صحیح مسلم،(حدیث نمبر 3861)،داراحیاءالتراث، بیروت،1972ء۔

۴۵۔ نیشاپوری،مسلم بن حجاج،صحیح مسلم،(حدیث نمبر 1506)،داراحیاءالتراث، بیروت،1972ء۔

۴۶۔الدارمی،عبداللہ،السنن،(2572)داراحیاءالسنۃالنبویۃ، بیروت،1984ء۔

۴۷۔صحیح مسلم،(1506)

۴۸۔الترمذی،محمد بن عیسیٰ،جامع الترمذی،(1236)

۴۹۔ صحیح مسلم،(1506)

۵۰۔مبارکپوری،محمد،تحفۃالاحوذی،شرح جامع الترمذی،(2126)،دارالکتب العلمیہ،بیروت،1990ء۔

۵۱۔الدارمی،(3155)

۵۲۔The Origins of Muhammadan Jurisprudance,p173.

۵۳۔الجامع الصحیح،2155،2168،2563۔

۵۴۔صحیح مسلم(1504)

۵۵۔بجستانی،سلیمان بن اشعث،سنن ابوداؤد(3929)دارالحدیث، بیروت1965ء۔

۵۶۔صحیح مسلم,(1405)۔

۵۷۔بخاری,الجامع الصحیح(277)

۵۸۔بخاری,الجامع الصحیح(456)

۵۹۔بخاری,الجامع الصحیح(6754)

۶۰۔ صحیح مسلم(1504)

۶۱۔الجامع الصحیح(5279)

۶۲۔الجامع الصحیح(2565)

۶۳۔ابن ماجہ(3835)

64.Azmi. M. M, " On Schacht's Origins of Muhammadan Jurisprudence" P. 200

65.Michael Cook, "Early Muslim Dogma" P. 108, Cambridge University Press. London,1981.

66.James, Robson, The Meterial of Traditon,P. 270,1951.

۶۷۔تفصیل کے لیے دیکھیں۔Muslim Traditon By Juynboll

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

68.Motzki, Harald, the Collection of the Quran, 2001.

69.Motzki, the origin. P. 30

70 Ibid,P.140.

71. Sazgin, Geschichte, i, 53-84 and passim

72. Abbott, Studies in Arabic Literary papyri, ii. 5-83 and passim.

73. Alfred Gaillaume, review of "The Origins of Muhammadan Jurisprudence, BSOAS,16, No. 1 P. 176, (1954)

74. Rubin, Uri, The Life of Muhammad, Formation of the classical Islamic Word; V.4 P. 242 Brookfield, 1998.

75. Noel Coulson, History of Islamic Law, Edinburgh University Press, 1990.

76. Azmi M.M. On the origins of Muhammadan Jurisprudance.

۷۷۔ محمد مصطفیٰ السباعی، السنۃ ومکانتھا فی التشریع الاسلامی

۷۸۔ عتر، نور الدین، منھج النقد عند المحدثین، ص، ۴۶

۷۹۔ عصام البشیر، اصول منھج النقد عند اھل الحدیث، ص:88-85، موسوعۃ الریان، بیروت، 1992ء۔

80. Ansari, Zafar Ishaq, The Authenticity of Traditions, P. 51-61

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.